تصریحات

اس "سیرت طیبہ نمبر" کے اکثر مقالات کا موضوع ایک ہی ہے یعنی سیرت طیبہ کا پیغام امن وعافیت" اس نمبر کی مناسبت سے ہم سمجھتے ہیں کہ "سیرت" پر مختصر مگر جامع تحریر آپ کے سامنے رکھیں۔

سیرت (ع ، ج ، سیر) لفظ سیرت دراصل سَارَ یَسِیْرُ سَیْرًا وَ مَسِیْرًا سے نکلا ہے اور اس کے معنی ہیں (۱) جانا ، روانہ ہونا ، چلنا (۲) طریقہ و مذہب (۳) سنت ، (۴) ہیئت (۵) حالت (۶) کردار (۷) کہانی (۸) پرانے لوگوں کے قصے اور واقعات کا بیان (۹) جس حالت پر انسان یا غیر انسان ہو خواہ وہ اس کی طبعی حالت ہو یا اکتسابی۔ (۹) خصوصیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی کا بیان اور بعد میں (۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا بیان جو غیر مسلموں کے ساتھ جنگ (اور صلح) میں آپ نے روا رکھا اور آخری صورت میں آپ کے تمام حالات کا بیان بمعنی سوانح عمری = بیوگرافی۔ لیکن توسیعی صورت میں ابطال کے کارناموں کا بیان (سیرت عنتر) (رک بال) اور سیرت سیف بن ذی یزن (رک باں) اور اکابر کے حالات زندگی (اول الذکر چند معانی کے لئے دیکھئے لسان العرب، تاج العروس اور لین LANE وغیرہ)

یہ لفظ قرآن مجید میں بھی (بمعنی ہیئت وحالت) آیا ہے سنعیدھا سیرتھا الاولی (طٰہٰ ۲۰) یعنی ہم اسے پہلی حالت پر لوٹا دیں گے۔ سیرت کے اصطلاحی مفہوم کے سلسلے میں (کشاف اصطلاحات الفنون ص ۶۶۳) کا بیان ہے :-

اصل میں سیر (بمعنی چلنا اور جانا) تھا اس سے طریقہ کی طرف انتقال معنی ہوا۔ پھر شرع میں اس پر خاص معنی (طریقۃ المسلمین فی المعاملۃ مع الکافرین والباغین وغیرہ من المستامنین والمرتدین واھل الذمہ، بحوالہ البرجندی و جامع الرموز) غالب ہو گئے۔ اور فتح القدیر کی رو سے کفار سے غزا کے طریقے سے مخصوص ہے اور الکفایہ کے مطابق